ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1977

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-111 (1977)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6 تا 9)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

(مطالعہ ورہنمائی کے لیے)

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

سوال نمبر 1: سورۃ النحل کی آیت نمبر 19 تا 54 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ النحل قرآن مجید کی سولہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی 128 آیات ہیں۔ "نحل" شہد کی مکھی کو کہتے ہیں، جس کا ذکر آگے اس سورت میں آتا ہے۔ زیرِ نظر حصہ آیات 19 تا 54 ہے، جس میں اللہ کے علم کی وسعت، شرک کی بے بنیادی، متکبرین کا انجام، متقین کی جزا، ہر امت میں رسول کی بعثت، اللہ کی کائناتی نشانیاں، ہجرت کرنے والوں کا اجر، اور نعمت کے وقت شکر و مصیبت کے رویے جیسے موضوعات بیان ہوئے ہیں۔ یہ سورت نعمتوں کی کثرت کی وجہ سے "سورۃ النعم" بھی کہلاتی ہے۔ سوال کی رُو سے ترجمہ پہلے اہم الفاظ کے لفظی معانی کی جدول میں اور پھر پوری آیات کے گروہ وار بامحاورہ ترجمے میں پیش ہے، تاکہ لفظ اور مفہوم دونوں واضح ہو جائیں اور کوئی آیت باقی نہ رہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ: "تسرون" یعنی تم چھپاتے ہو، "تعلنون" یعنی تم ظاہر کرتے ہو، "مستکبرین" یعنی تکبر کرنے والے، "اساطیر الاولین" یعنی پہلے لوگوں کی کہانیاں، "اوزار" یعنی بوجھ، گناہوں کا بھار، "تشاقون" یعنی تم جھگڑا کرتے ہو، مخالفت کرتے ہو، "الخزی" یعنی رسوائی، "توفاھم الملائکۃ" فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں، "طیبین" یعنی پاکیزہ حالت میں، "انجینا" ہم نے نجات دی، "بغیر حساب" کا مفہوم آگے آتا ہے؛ اس حصے میں "یستہزءون" یعنی مذاق اڑاتے ہیں، "الطاغوت" یعنی سرکش، اللہ کے سوا ہر باطل معبود، "الذکر" یعنی نصیحت، قرآن، "البینات" یعنی واضح دلیلیں، اور "یحادون" کے بجائے "یجئرون" یعنی فریاد کرتے، گڑگڑاتے ہیں۔ ان الفاظ کی پہچان سے لفظی ترجمے کی مہارت پیدا ہوتی ہے۔

جدول 1: سورۃ النحل (19 تا 54) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
تُسِرُّونَ	تم چھپاتے ہو	تُعۡلِنُونَ	تم ظاہر کرتے ہو
أَسَاطِيرُ الۡأَوَّلِينَ	پہلوں کی کہانیاں	أَوۡزَار	بوجھ
الۡخِزۡي	رسوائی، ذلت	طَيِّبِين	پاکیزہ
الطَّاغُوت	سرکش، باطل معبود	الۡبَيِّنَات	روشن دلیلیں
يَجۡأَرُونَ	فریاد کرتے ہیں	يَتَوَفَّاهُمُ	ان کی روح قبض کرتے ہیں

بامحاورہ ترجمہ: آیات 19 تا 29

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ جن معبودوں کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں؛ وہ مردہ ہیں، زندہ نہیں، اور انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے؛ پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کرنے والے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں؛ بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ قیامت کے دن وہ اپنے پورے بوجھ اٹھائیں گے اور ان لوگوں کے بوجھوں میں سے بھی جنہیں وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے؛ سنو! وہ جو بوجھ اٹھائیں گے وہ بہت برا ہے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی تدبیریں کی تھیں تو اللہ نے ان کی عمارت کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا، پس چھت ان کے اوپر سے گر پڑی اور ان پر عذاب وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے؟ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے: بے شک آج رسوائی اور برائی کافروں پر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی روح فرشتے اس حال میں

قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں؛ پھر وہ اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے کہیں گے: ہم کوئی برا کام نہیں کرتے تھے؛ فرشتے کہیں گے: کیوں نہیں! بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے تھے۔ پس جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو گے؛ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ کتنا برا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 30 تا 41

پرہیز گاروں سے کہا گیا: تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بھلائی۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے، اور آخرت کا گھر تو یقیناً بہت بہتر ہے؛ اور پرہیز گاروں کا گھر کتنا عمدہ ہے: ہمیشگی کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں ان کے لیے جو چاہیں گے موجود ہو گا؛ اسی طرح اللہ پرہیز گاروں کو بدلہ دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی روح فرشتے پاکیزہ حالت میں قبض کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو؛ جنت میں داخل ہو جاؤ ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔ کیا یہ کافر اس کے سوا کسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کے رب کا حکم آ جائے؟ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا؛ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پس انہیں ان کے برے اعمال کے نتائج پہنچے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے، اسی نے انہیں گھیر لیا۔ مشرکوں نے کہا: اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم اس کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے؛ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا؛ پس رسولوں کے ذمے تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو؛ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی؛ پس زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اے نبی! اگر آپ ان کی ہدایت کے حریص بھی ہوں تو بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کر دے، اور ان کے لیے کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ انہوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہا کہ اللہ مردوں کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا؛ کیوں نہیں! یہ اس کے ذمے سچا وعدہ ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ تاکہ اللہ ان کے لیے وہ بات واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ ہم کسی چیز کو جب چاہتے ہیں تو اس سے صرف یہ کہتے ہیں کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کی راہ میں ہجرت کی، ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے، اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے، کاش وہ جانتے ہوتے۔

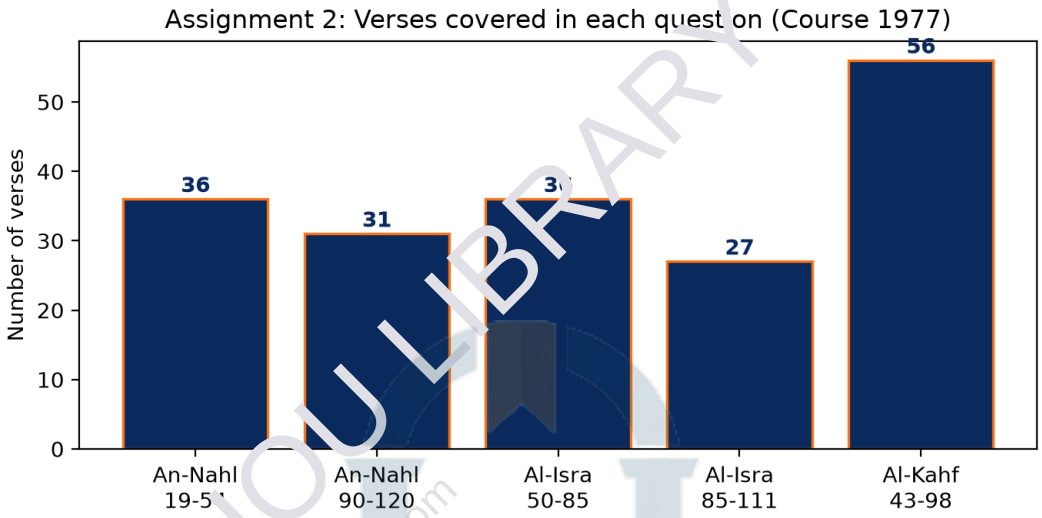
بامحاورہ ترجمہ: آیات 42 تا 54

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ آپ سے پہلے بھی ہم نے صرف مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے؛ پس اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو۔ ہم نے انہیں واضح دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ بھیجا؛ اور آپ کی طرف ہم نے ذکر نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ چیز کھول کر بیان کر دیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ کیا جو لوگ برائیاں تدبیریں کرتے ہیں وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے، یا ان پر عذاب وہاں سے آ جائے جہاں سے انہیں گمان بھی نہ ہو، یا وہ انہیں چلتے پھرتے ہی پکڑ لے؛ پس وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، یا انہیں آہستہ آہستہ گھٹاتے ہوئے پکڑ لے؟ بے شک تمہارا رب بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔ کیا انہوں نے ان چیزوں کی طرف نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں کہ ان کے سائے دائیں اور بائیں جھکتے ہیں، اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ عاجزی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے بھی، سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے اوپر موجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: دو معبود نہ بناؤ؛ معبود تو صرف ایک ہی ہے۔ پس مجھ ہی سے ڈرو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور اسی کی فرمانبرداری ہمیشہ لازم ہے؛ کیا پھر تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟ تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے، وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے؛ پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی کی طرف فریاد کرتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو اچانک تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

اہم نکات اور سبق

اس حصے کے تین بڑے اسباق ہیں۔ پہلا یہ کہ تکبر ایمان کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے: آیات 22 تا 23 میں آخرت کے انکار کی جڑ دل کا انکار اور غرور بتائی گئی ہے، جبکہ آیات 30 تا 32 میں متقین کی جزا اس کے برعکس دل کی صفائی اور اطاعت کا ثمر ہے۔ دوسرا سبق رسول کی ضرورت کا ہے: آیت 36 میں ہر امت میں رسول بھیجے جانے کا اعلان بتاتا ہے کہ ہدایت اللہ کی عالمگیر سنت ہے، اس لیے جھٹلانے والوں کے انجام سے عبرت لینے کا حکم دیا گیا۔ تیسرا سبق نعمت شناسی کا ہے: آیات 53 تا 54 واضح کرتی ہیں کہ انسان

مصیبت میں صرف اللہ کو پکارتا ہے اور راحت میں شرک و ناشکری کی طرف پلٹ جاتا ہے، جو اس کی کمزوری کی واضح تصویر ہے۔ ان آیات کا مطالعہ طالب علم کو عقیدہ، شکر اور توکل تینوں کی طرف لے جاتا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

سورۃ النحل کے اس حصے میں توحید کی دلیلیں، رسولوں کی بعثت کی حکمت اور انسان کے متضاد رویوں کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ترجمہ تیار کرتے وقت آیات 36، 43 اور 53 خصوصی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہ امتحانی لحاظ سے اس سورت کے مرکزی اصول ہیں: عبادت صرف اللہ کی ہو گی، علم والوں سے پوچھنا علمی ادب ہے، اور ہر نعمت کا سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔

سوال نمبر2: سورۃ النحل کی آیت نمبر90تا120کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔(20نمبر)

تعارف

یہ حصہ آیات90تا120 پر مشتمل ہے اور قرآن کے جامع ترین اخلاقی منشور سے شروع ہوتا ہے: "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"۔اس واحد آیت کو خطبہ جمعہ میں دہرایا جانا اس کی اہمیت کا ثبوت ہے۔اس کے بعد عہد کی پابندی، حلف کا درست استعمال، نیک زندگی کا وعدہ، قرآن پڑھنے کا ادب، شیطان کے تسلط کی حدود، کفار کے اعتراضات کے جوابات، جبراً کفر کہنے والے کی رخصت، حلال و حرام کا اختیار، یہود پر پابندیوں کا ذکر، اور آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جامع شخصیت کا بیان آتا ہے۔ یوں یہ حصہ عقیدہ، شریعت اور اخلاق کا مکمل جائزہ پیش کرتا ہے۔ترجمہ حسبِ دستور لفظی جدول اور گروہ وار بامحاورہ بیان کی صورت میں پیش ہے، جس میں تمام آیات کا مفہوم شامل ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اہم الفاظ: "العدل" یعنی انصاف، برابری کا فیصلہ، "الاحسان" یعنی نیکی، بھلائی، حق سے بڑھ کر اچھا سلوک، "ایتاء ذی القربیٰ" یعنی قرابت داروں کو دینا، "الفحشاء" یعنی بے حیائی کے کام، "المنکر" یعنی ہر برائی جسے شریعت و عقلِ سلیم برا جانے، "البغی" یعنی زیادتی، سرکشی، "انکاث" یعنی توڑنا، یہاں "تتخذون ایمانکم دخلاً" میں قسموں کو فساد کا ذریعہ بنانا، "تزلّ قدم" قدم پھسل جائے گا، "حیاۃ طیبۃ" پاکیزہ زندگی، "رجیم" راندۂ درگاہ، دھتکارا ہوا، "سلطان" زور، غلبہ، "کذب" جھوٹ، "لسان" زبان، گویائی، "مضطر" مجبور، لاچار، اور "اجتباہ" یعنی اس نے اسے چن لیا، منتخب کیا۔

جدول1: سورۃ النحل(90تا120) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ

بھلائی، نیک سلوک	اِلْاِحْسَان	انصاف	اَلْعَدْل
زیادتی، سرکشی	اَلْبَغْی	بے حیائی	اَلْفَحْشَاء
دھتکارا ہوا	رَجِیم	پاکیزہ زندگی	حَیَاۃً طَیِّبَۃ
مجبور، لاچار	مُضْطَر	زور، غلبہ، اختیار	سُلْطَان
یکسو ہو کر، باطل سے کٹ کر	حَنِیْفًا	اسے چن لیا	اجْتَبَاہُ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 90 تا 98

بے شک اللہ انصاف کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے؛ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کر لو، اور قسموں کو پکی کرنے کے بعد نہ توڑو، حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو؛ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا کاتا ہوا سوت محنت سے مضبوط کرنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا؛ تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ بناتے ہو اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھ جائے؛ اللہ اس کے ذریعے تمہیں آزماتا ہے اور قیامت کے دن وہ تمہارے لیے وہ بات ضرور واضح کر دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ نہ بناؤ، ورنہ قدم جم جانے کے بعد پھسل جائے گا اور تم اس وجہ سے برائی کا مزہ چکھو گے کہ تم نے اللہ کے راستے سے روکا، اور تمہارے لیے بڑا عذاب ہو گا۔ اللہ کے عہد کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو؛ بے شک جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے؛ اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور بدلہ دیں گے۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن

ہو، تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق بدلہ دیں گے۔ پس جب آپ قرآن پڑھیں تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 99 تا 110

بے شک شیطان کا ان لوگوں پر کوئی زور نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت لاتے ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے، تو کافر کہتے ہیں کہ آپ یہ قرآن خود گھڑ لیتے ہیں؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں۔ کہہ دیجیے: اسے روح القدس آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ لے کر اترے ہیں تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھیں اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری بنیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو ایک آدمی انہیں سکھاتا ہے؛ حالانکہ جس شخص کی طرف وہ اشارہ کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے، اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرے، سوائے اس کے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جو دل کھول کر کفر قبول کرے، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی، اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔ یقینی بات ہے کہ آخرت میں یہی لوگ خسارے میں ہوں گے۔ پھر بے شک آپ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے فتنے میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور صبر کیا، اس سب کے بعد آپ کا رب یقیناً بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 111 تا 120

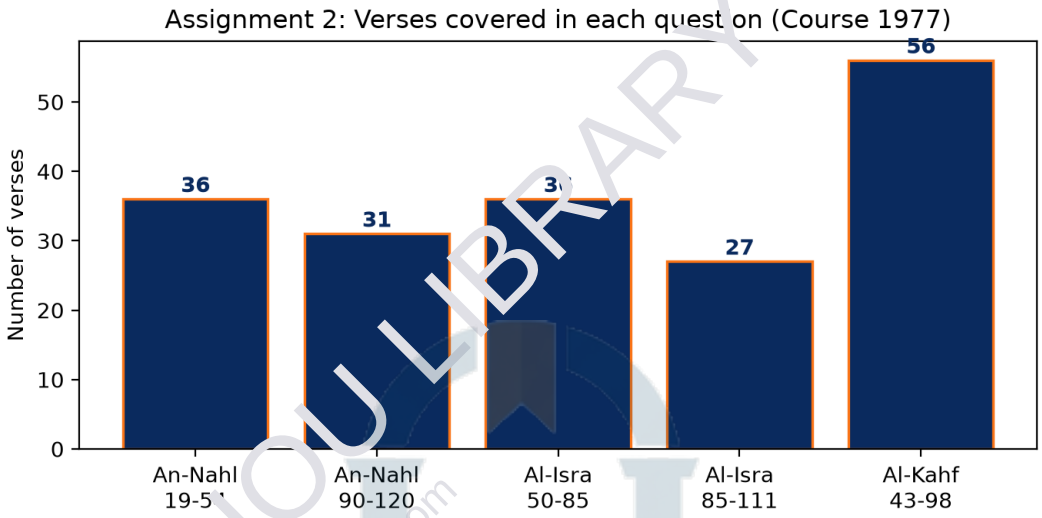
جس دن ہر شخص اپنے ہی نفس کی طرف سے جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اللہ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن و اطمینان میں تھی، اس کا رزق ہر جگہ سے فراوانی سے آتا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا، پس انہیں عذاب نے پکڑ لیا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پس اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو، اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو؛ پھر جو مجبور ہو جائے، نہ نافرمانی کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ حد سے بڑھے، تو بے شک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اپنی زبانوں کے جھوٹ بیان کرنے سے یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تاکہ اللہ پر جھوٹ گھڑو؛ بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے لیے تھوڑا سا دنیاوی فائدہ ہے اور دردناک عذاب بھی۔ یہود پر ہم نے وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم آپ کو پہلے سنا چکے ہیں؛ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ پھر بے شک آپ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نادانی سے برائی کی، پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی، اس کے بعد آپ کا رب یقیناً بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ بے شک ابراہیم ایک پوری امت تھے، اللہ کے فرمانبردار، باطل سے کٹ کر یکسو، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اہم نکات اور سبق

اس حصے کے مرکزی نکات: آیت 90 کو مفسرین قرآن کی جامع ترین اخلاقی آیت کہتے ہیں، کیونکہ عدل، احسان اور صلہ رحمی تین اوامر اور فحشاء، منکر اور بغی تین نواہی پوری معاشرتی زندگی کو سمیٹ لیتے ہیں۔ آیت 97 میں "حیاۃ طیبہ" کی تفسیر میں قناعت، سکون اور حلال روزی کی برکت شامل ہے؛ یہ دنیاوی زندگی ہی میں ملنے والا انعام ہے۔ آیت 106 مجبوری کی حالت میں ظاہری کلمے کی رخصت بیان کرتی ہے، مگر اس رخصت کے فقہی اطلاق اور حدود کا تعین اہلِ علم کا کام ہے، طالب علم کو ترجمہ صرف نص کے

مفہوم تک محدود رکھنا چاہیے۔ آیت 115 حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہونے کا اعلان ہے اور آیات 116 اس اختیار کو خود استعمال کرنے سے منع کرتی ہیں۔ آخر

میں ابراہیم علیہ السلام کو "امت" کہنا بتاتا ہے کہ ایک فرد اپنی استقامت سے پوری جماعت کے برابر وزن رکھ سکتا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

یوں سورۃ النحل کا یہ حصہ معاشرتی عدل سے لے کر ذاتی عبادت تک، اور عہد کی پابندی سے لے کر توبہ کے قبول ہونے تک، مومن کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ طالب علم کو آیت

90 اور آیات 119 تا 120 کا ترجمہ زبانی یاد کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے، کیونکہ یہ مقامات سورت کے اختتامی پیغام کی بنیاد ہیں۔ ترجمے میں اصطلاحات جیسے عدل،

احسان، منکر اور بغی کو ان کے جامع مفاہیم میں لکھنا جواب کی قدر بڑھاتا ہے۔

سوال نمبر3: سورۃ الاسراء کی آیت نمبر50 تا85 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔(20نمبر)

تعارف

سورۃ الاسراء، جسے سورۃ بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں، قرآن مجید کی سترہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 111 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 50 تا 85 ہے، جس میں دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار کے اعتراضات کا جواب، اللہ کی نگرانی، شیطان کی انسان دشمنی کے حربے، سمندری سفر میں انسانی رویہ، بنی آدم کی تکریم، قیامت کی پیشگی، مشرکین کی نبی ﷺ کو ورغلانے اور نکالنے کی کوششیں، نماز و تہجد کی ہدایت، حق و باطل کا اعلان، قرآن کے شفا و رحمت ہونے کی تصریح، اور آخر میں روح کے بارے میں سوال شامل ہے۔ اگلے سوال کا آغاز بھی آیت 85 ہی سے ہوتا ہے اس لیے اس آیت کا ترجمہ یہاں بھی دیا ہے اور وہاں بھی، تاکہ دونوں سوالات اپنے مطبوعہ دائرے کے مطابق مکمل رہیں۔ حسبِ قاعدہ ترجمہ لفظی جدول اور گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: ”فتستجیبون“ کے مقابل ”فسینغضون“ یعنی وہ سر ہلائیں گے، تعجب و انکار سے سر جھٹکیں گے، ”عسٰی ان یکون قریباً“ شاید وہ وقت قریب ہو، ”ینزغ“ یعنی وسوسہ ڈالتا ہے، اکساتا ہے، ”حصیراً“ نہیں بلکہ اس حصے میں ”ظلوم“ وغیرہ؛ خاص الفاظ میں ”یبجدون“ کے علاوہ ”نقیراً“ تو اگلے حصوں میں ہے؛ یہاں ”کریماً“ یعنی عزت دی، بزرگی بخشی، ”فتبیض“ نہیں؛ درست فہرست یہ ہے: ”یسجدون للاذقان“ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں، ”القتیل“ دھاگہ، تل برابر ذرہ، ”یقنوک“ وہ آپ کو پھسلائیں، ورغلائیں، ”یستفزونک“ وہ آپ کو اکھاڑنا، نکالنا چاہتے ہیں، ”دلوک الشمس“ سورج کا ڈھلنا، ”غسق اللیل“ رات کا اندھیرا چھا جانا، ”نافلۃ“ زائد عبادت، نفلی، ”مقاماً محموداً“ قابلِ تعریف مقام، اور ”الروح“ روح۔

جدول 1: سورۃ الاسراء (50 تا 85) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
يُنْغِضُونَ	سر ہلاتے، جھٹکتے ہیں	يَنْزَغُ	وسوسہ ڈالتا، اکساتا ہے
كَرَّمْنَا	ہم نے عزت بخشی	قَتِيلًا	دھاگے برابر، ذرا سا
يَفْتِنُوكَ	آپ کو ورغلائیں، پھسلائیں	دُلُوكِ الشَّمْسِ	سورج کا ڈھلنا
غَسَقِ اللَّيْلِ	رات کا اندھیرا	نَافِلَةً	زائد، نفلی عبادت
مَقَامًا مَحْمُودًا	قابلِ تعریف مقام	الرُّوحِ	روح

بامحاورہ ترجمہ: آیات 50 تا 60

کہہ دیجیے: تم پتھر بن جاؤ یا لوہا، یا ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں بہت بڑی معلوم ہوتی ہو، تب بھی اللہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ وہ کہیں گے: ہمیں کون دوبارہ لوٹائے گا؟ کہہ دیجیے: وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ پھر وہ آپ کے سامنے اپنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے: یہ کب ہو گا؟ کہہ دیجیے: شاید وہ وقت قریب ہو۔ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور تم گمان کرو گے کہ تم دنیا میں بہت تھوڑی مدت رہے تھے۔ میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بات کہا کریں جو سب سے اچھی ہو؛ بے شک شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے؛ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے؛ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے؛ اور ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کا رب آسمانوں اور زمین میں موجود سب کو خوب جانتا ہے؛ اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔ کہہ دیجیے: جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو انہیں پکارو؛ وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اسے بدلنے کا۔ یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ کون زیادہ قریب ہو، اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں؛ بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے۔ کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کر دیں یا سخت عذاب نہ دیں؛ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ ہمیں

نشانیاں بھیجنے سے صرف اس بات نے روکا کہ پہلے لوگوں نے انہیں جھٹلایا تھا؛ ہم نے ثمود کو اونٹنی واضح نشانی کے طور پر دی مگر انہوں نے اس پر ظلم کیا؛ اور ہم نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 61 تا 72

جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے؛ اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ اس نے یہ بھی کہا: بھلا دیکھ تو سہی، یہ وہ ہے جسے تو نے مجھ پر عزت دی ہے؛ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں اس کی اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا، سوائے چند لوگوں کے۔ اللہ نے فرمایا: جا؛ ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو جہنم تم سب کی پوری سزا ہے۔ ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اپنی آواز سے پھسلا لے، ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، مال اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے وعدے کر؛ اور شیطان ان سے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا، اور آپ کا رب کارساز کافی ہے۔ تمہارا رب وہی ہے جو تمہارے لیے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو؛ بے شک وہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جب سمندر میں تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو جنہیں تم پکارتے تھے وہ سب گم ہو جاتے ہیں سوائے اللہ کے؛ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو؛ اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں خشکی کے کنارے زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے، پھر تم اپنے لیے کوئی کارساز نہ پاؤ؟ یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جائے، پھر تم پر طوفانی ہوا بھیجے اور تمہارے کفر کی وجہ سے تمہیں غرق کر دے، پھر تم اس بارے میں ہمارے خلاف کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ؟ یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی، انہیں خشکی اور سمندر میں سواریاں دیں، انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر واضح فضیلت عطا کی۔ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے، پھر جسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہو گا۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور راستے سے زیادہ بھٹکا ہوا ہو گا۔

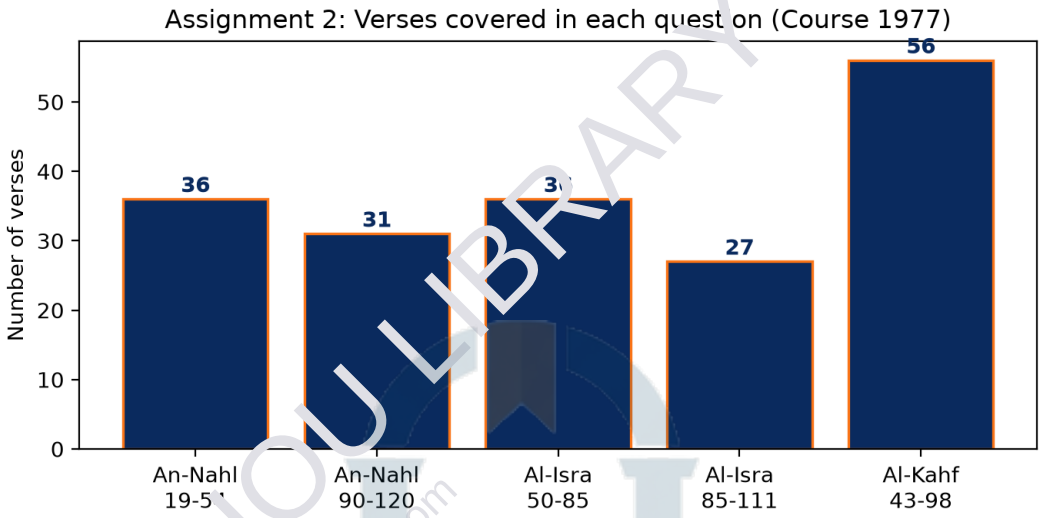
بامحاورہ ترجمہ: آیات 73 تا 85

قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو اس وحی سے پھسلا دیں جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے، تاکہ آپ اس کے علاوہ کوئی بات ہم پر گھڑ لیں، اور اس وقت وہ آپ کو دوست بنا لیتے۔ اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھک ہی جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی کا بھی دوگنا اور مرنے کے بعد کا بھی دوگنا مزہ چکھاتے، پھر آپ ہمارے مقابلے میں اپنے لیے کوئی مددگار نہ پاتے۔ قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو اس سرزمین سے اکھاڑ دیں تاکہ آپ کو یہاں سے نکال دیں، اور اس صورت میں وہ بھی آپ کے بعد بہت تھوڑی مدت کے سوا نہیں ٹھہرتے۔ یہی ہمارا طریقہ ان رسولوں کے بارے میں رہا ہے جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے، اور آپ ہمارے طریقے میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ نماز قائم کیجیے سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک، اور فجر کا قرآن بھی؛ بے شک فجر کا قرآن حاضر کیا جاتا ہے۔ رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھیے، یہ آپ کے لیے زائد عبادت ہے؛ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔ اور دعا کیجیے: اے میرے رب! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ نکال، اور اپنی طرف سے میرے لیے مددگار غلبہ عطا فرما۔ اور کہہ دیجیے: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا؛ بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔ ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، اور ظالموں کے لیے یہ خسارے کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔ جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بچا کر چل دیتا ہے، اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ کہہ دیجیے: ہر شخص اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے؛ پس تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ سیدھے راستے پر ہے۔ وہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں؛ کہہ دیجیے: روح میرے رب کے حکم سے ہے، اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

اہم نکات اور سبق

اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: آیات 53 میں "بات جو سب سے اچھی ہو" کا حکم باہمی گفتگو کی بنیادی قرآنی اخلاقیات ہے، کیونکہ شیطان کی مداخلت اکثر زبان ہی سے شروع ہوتی ہے۔ آیات 61 تا 65 میں شیطان کے حربے گنوائے گئے ہیں: آواز یعنی گانے بجانے اور فحش دعوتوں کی کشش، مال و اولاد میں شرکت، اور جھوٹے وعدے؛ مگر اللہ کے مخلص بندوں پر اس کا زور نہیں چلتا۔ آیت 70 انسان کی تکریم کا چارٹر ہے۔ آیت 78 نماز کے اوقات کی جامع دلیل ہے اور آیت 79 تہجد اور مقامِ محمود کی دلیل ہے۔ آیات

82 میں قرآن کو شفا کہا گیا ہے، جس میں روحانی امراض کی شفا مقدم ہے۔ آیت 85 بتاتی ہے کہ انسانی علم کی حدود کا اعتراف بھی علم ہے؛ ہر سوال کا جواب مادی تجربے سے نہیں ملتا۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

مجموعی طور پر یہ حصہ عقیدہ آخرت سے شروع ہو کر عبادت کے عملی پروگرام تک پہنچتا ہے اور بتاتا ہے کہ قرآن بیمار دلوں کے لیے شفا ہے۔ طالب علم کے لیے آیات 78 تا 82 کا ترجمہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے، کیونکہ یہ نماز، تہجد اور حق کی کامیابی کی متسلسل ہدایات پر مشتمل ہے۔ ترجمہ لکھتے ہوئے مشرکین کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات کی ترتیب برقرار رکھی جائے تو جواب واضح اور مربوط رہتا ہے۔

سوال نمبر 4: سورۃ الاسراء کی آیت نمبر 85 تا 111 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

یہ حصہ آیات 85 تا 111 یعنی سورت کے اختتام تک ہے۔ شروع روح کے سوال سے ہوتا ہے، پھر قرآن کی حفاظت و اعجاز، انسان و جن کے اس جیسا کلام لانے سے عجز، کفار کے مطالباتِ نشانی، رسول کے بشر ہونے کی حکمت، حضرت موسیٰ کی نو نشانیوں، قرآن کے نزول کی حکمت، اہلِ کتاب کے سجدے اور خشوع، اور آخر میں دعا کا ادب اور اللہ کی کبریائی کے اعلان پر سورت ختم ہوتی ہے۔ گزشتہ سوال بھی آیت 85 سے ختم ہوا تھا، لہٰذا اس آیت کا ترجمہ اس سوال کے آغاز میں دوبارہ شامل کیا گیا ہے کیونکہ مطبوعہ سوال نمبر 4 کا دائرہ آیت 85 ہی سے شروع ہوتا ہے۔ ترجمہ لفظی جدول اور مکمل گروہ وار بامحاورہ بیان میں پیش ہے، تاکہ سورت کا اختتامی پیغام پوری طرح سمجھ میں آ جائے اور طالب علم ہر آیت کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھ سکے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اہم الفاظ: ”امر ربی“ میرے رب کا حکم، اس کے خصوصی معاملات، ”لنذھاب“ ہم ضرور لے جائیں گے، چھین لیں گے، ”وکیلا“ کارساز، نگران، ضامن، ”صرفنا“ ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا، مختلف انداز سے سمجھایا، ”نفوراً“ نفرت، بدکنا، ”تفجر“ تو پھوڑ دے، جاری کر دے، ”ینبوعاً“ چشمہ، ”کسفاً“ ٹکڑے، ”قبیلا“ سامنے، مقابل، ”زخرف“ سونا، آرائش، ”خزائن“ خزانے، ”قتوراً“ بخیل، تنگ دل، ”ایات بینات“ واضح نشانیاں، ”مسحوراً“ جادو کیا ہوا، ”مثبوراً“ ہلاک کیا ہوا، برباد، ”لفیفاً“ گٹھا ہوا، سب کو جمع کر کے، ”بالحق“ حق کے ساتھ، اور ”کبرہ تکبیراً“ اس کی بڑائی بیان کر، خوب بڑا مان۔

جدول 1: سورۃ الاسراء (85 تا 111) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ

پھیر پھیر کر بیان کیا	صَرَّفْنَا	میرے رب کا حکم	اَمْرِ رَبِّیْ
ٹکڑے ٹکڑے	کِسَفًا	چشمہ	یَنْبُوْعًا
خزانے	خَزَائِنَ	سونا، زیب وزینت	زُخْرُف
ہلاک شدہ، برباد	مَثْبُوْرًا	بخیل، تنگ دل	قَتُوْرًا
اس کی خوب بڑائی بیان کر	سُبْحٰنَ رَبِّیْ	سب کو جمع کر کے	لَفِیْفًا

بامحاورہ ترجمہ: آیات 85 تا 94

وہ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں؛ کہہ دیجیے: روح میرے رب کے حکم سے ہے، اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے اسے ضرور واپس لے جائیں، پھر آپ ہمارے مقابلے میں اپنے لیے کوئی کارساز نہ پائیں، سوائے آپ کے رب کی رحمت کے؛ بے شک آپ پر اس کا فضل بہت بڑا ہے۔ کہہ دیجیے: اگر انسان اور جن سب اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا کلام لے آئیں تو وہ اس جیسا نہیں لا سکتے، خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثال پھیر پھیر کر بیان کی ہے، پھر بھی اکثر لوگوں نے انکار کے سوا ہر بات سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے لیے زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کر دیں، یا آپ کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اور آپ اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں، یا جیسا آپ کہتے ہیں آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں، یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئیں، یا آپ کے پاس سونے کا ایک گھر ہو، یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں، اور ہم آپ کے چڑھنے کا بھی یقین نہیں کریں گے جب تک آپ ہم پر ایک کتاب نہ اتاریں جسے ہم پڑھیں۔ کہہ دیجیے: میرا رب پاک ہے؛ میں تو صرف ایک انسان ہوں جو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ لوگوں کو ایمان لانے سے، جب ان کے پاس ہدایت آ گئی، صرف اس بات نے روکا کہ انہوں نے کہا: کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

بامحاورہ ترجمہ: آیات 95 تا 104

کہہ دیجیے: اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے فرشتے ہی کو رسول بنا کر اتارتے۔ کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے؛ بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر ہے، سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے تو آپ اللہ کے سوا ان کے لیے کوئی مددگار نہیں پائیں گے؛ اور قیامت کے دن ہم انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کریں گے، اندھے، گونگے اور بہرے؛ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے؛ جب بھی اس کی آگ مدھم ہونے لگے گی ہم ان کے لیے اسے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا: کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس پر قادر ہے کہ ان جیسوں کو دوبارہ پیدا کر دے، اور اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر دی ہے جس میں کوئی شک نہیں؛ پھر بھی ظالموں نے کفر کے سوا ہر بات سے انکار کیا۔ کہہ دیجیے: اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے ضرور روک لیتے؛ اور انسان بڑا بخیل ہے۔ یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں دیں؛ بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے، جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! میں تو تمہیں جادو کیا ہوا سمجھتا ہوں۔ موسیٰ نے کہا: تم خوب جانتے ہو کہ یہ نشانیاں آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے بصیرت کے لیے اتاری ہیں، اور اے فرعون! میں تمہیں ہلاک ہونے والا سمجھتا ہوں۔ فرعون نے چاہا کہ انہیں اس سرزمین سے اکھاڑ دے تو ہم نے اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا: اس سرزمین میں آباد ہو جاؤ؛ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

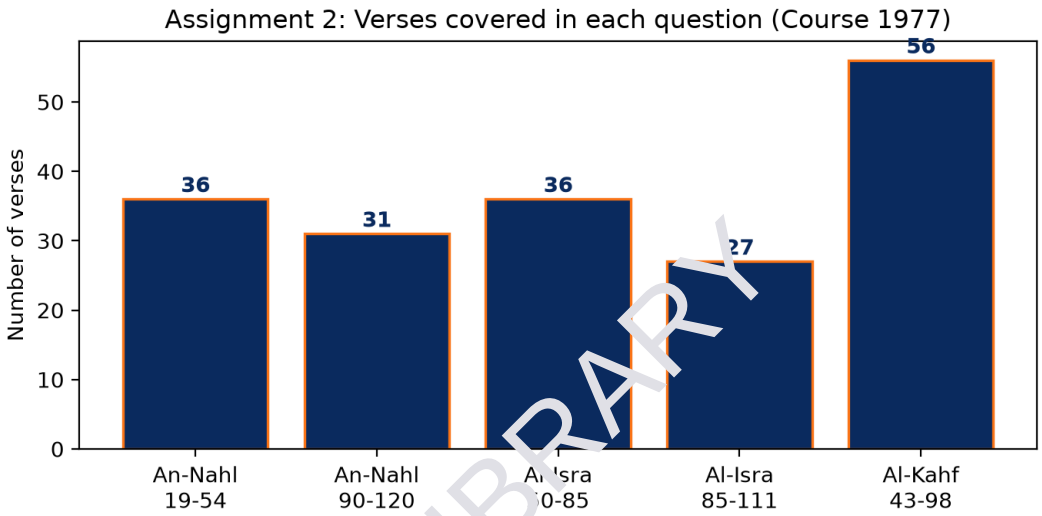
بامحاورہ ترجمہ: آیات 105 تا 111

ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا اور یہ حق کے ساتھ ہی اترا ہے؛ اور ہم نے آپ کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ہم نے قرآن کو الگ الگ حصوں میں اس لیے کیا تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں، اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔ کہہ دیجیے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ؛ بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا، جب یہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں، اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے؛ بے شک ہمارے رب

کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔ وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کے خشوع میں اضافہ کر دیتا ہے۔ کہہ دیجیے: اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو؛ جس نام سے بھی پکارو، اسی کے سب اچھے نام ہیں؛ اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھیے اور نہ بالکل آہستہ، اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کیجیے۔ اور کہہ دیجیے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نہ کوئی اولاد بنائی، نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے؛ اور اس کی بڑائی بیان کیجیے، خوب بڑائی بیان کیجیے۔

اہم نکات اور سبق

اس حصے کے اہم نکات: آیت 88 قرآن کے اعجاز کا کھلا چیلنج ہے جو پوری انسانی و جناتی کوشش کو عاجز قرار دیتا ہے، اور یہ چیلنج آج تک قائم ہے۔ آیات 90 تا 93 میں کفار کے مطالبات درحقیقت معجزوں کی ضد تھی، کیونکہ نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی سابقہ قومیں ایمان نہ لائی تھیں؛ اسی لیے جواب میں رسول کی بشریت اور اس کے اصل منصب کو واضح کیا گیا۔ آیت 95 میں یہ اصول بیان ہوا کہ رسول مخاطب قوم کی جنس سے ہوتا ہے تاکہ اس کی اتباع ممکن ہو۔ آیت 106 میں قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت سمجھائی گئی کہ ہدایت زندگی کے ساتھ ساتھ جذب ہوتی ہے۔ آیات 107 تا 109 میں اہلِ علم کا قرآن سن کر سجدہ و گریہ ان کے علم کی سچائی کی علامت قرار دی گئی۔ آیت 110 دعا میں اللہ کے دونوں ناموں اور نماز میں آواز کے اعتدال کا ادب سکھاتی ہے، اور آیت 111 توحید کے تین پہلوؤں یعنی اولاد، شریک اور مددگار کی نفی کے ساتھ سورت کو مکمل کر دیتی ہے۔ یہ واضح رہے کہ یہ مباحث علمی ترجمے کے دائرے میں ہیں؛ اختلافات کے عملی شرعی فیصلے اہلِ علم کے ذمے ہیں۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

اختتاماً سورۃ الاسراء کا یہ آخری حصہ قرآن کی عظمت، رسول کی بشریت کی حکمت اور توحید کی جامع تعریف کے ساتھ سورت کو بند کرتا ہے۔ طالب علم کو آیات 88، 106 اور 110 تا 111 کے ترجمے خاص طور پر مضبوط کرنے چاہئیں، کیونکہ یہ اس سورت کے سب سے معروف اور امتحان میں بار بار پوچھے جانے والے مقامات ہیں۔ لفظی ترجمے کے الفاظ خاص طور پر ''صرفنا''، ''لفیفاً'' اور ''کبرہ تکبیراً'' کا مفہوم یاد رکھنا پورے حصے کی ساخت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

سوال نمبر 5: سورۃ الکہف کی آیت نمبر 43 تا 98 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20 نمبر)

تعارف

سورۃ الکہف قرآن مجید کی اٹھارہویں سورت ہے، مکی ہے اور اس کی کل 110 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 43 تا 98 ہے، جس میں دو باغوں والے شخص کی مثال کا انجام، دنیا کی زندگی کی پانی سے مثال، قیامت کے دن پہاڑوں کی حرکت اور حشر کا منظر، کتابِ اعمال کی پیشی، ابلیس کی نافرمانی کی یاد دہانی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ

السلام کا مشہور علمی سفر، اور ذوالقرنین کے اسفار اور یاجوج ماجوج کے سامنے دیوار کی تعمیر شامل ہے۔ یہ تینوں واقعات فتنوں سے حفاظت کا قرآنی نسخہ ہیں: مال کا فتنہ، علم کا فتنہ اور طاقت کا فتنہ۔ سوال کا دائرہ وسیع ہے، اس لیے ترجمہ گروہ وار مرتب کیا گیا ہے تاکہ تینوں قصوں کی کوئی آیت مفہوم سے باہر نہ رہے، اور لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدول سے واضح کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ: "فئۃ" یعنی جماعت، گروہ جو مدد کرے، "منتصراً" یعنی بدلہ لینے والا، مدد پانے والا، "ھشیماً" یعنی چورا چورا، خشک خس و خاشاک، "الباقیات الصالحات" یعنی باقی رہنے والی نیکیاں، "بارزۃ" یعنی کھلی ہوئی، ظاہر، "للمجرمین" مجرموں کے لیے، "موئلا" یعنی پناہ کی جگہ، بچاؤ، "ارئی تک نہیں بلکہ "ارتدا علی آثارھما قصصاً" یعنی قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے، "سرباً" یعنی سرنگ، راستہ بنا کر، "نصباً" یعنی تھکن، مشقت، "یموج" نہیں بلکہ "موج" آگے ہے؛ یہاں "الرقیم" سے ہٹ کر "حوقبا" یعنی لمبی مدت، برسوں، "عجباً" تعجب انگیز، "رشداً" بھلائی، درست بات، "امراً" سنگین بات، "عسراً" تنگی، مشقت، "سدین" دو پہاڑ، دور کا ٹیں، "ردماً" مضبوط دیوار، بند، "زبر الحدید" لوہے کی چادریں، ٹکڑے، "قطراً" پگھلا ہوا تانبا، اور "دکاء" یعنی ریزہ ریزہ، ہموار کر دیا گیا۔

جدول 1: سورۃ الکہف (43 تا 98) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
هَشِيمًا	چورا، خشک ٹکڑے	الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ	باقی رہنے والی نیکیاں
مَوْئِلًا	پناہ، بچنے کی جگہ	حُقُبًا	لمبی مدت، برسوں
نَصَبًا	تھکن، مشقت	رَشَدًا	بھلائی، ہدایت
رَدْمًا	مضبوط دیوار، بند	زُبَرَ الْحَدِيدِ	لوہے کی چادریں

ریزہ ریزہ، ہموار	دَکّاء	پگھلا ہوا تانبا	قِطِرًا

بامحاورہ ترجمہ: آیات 43 تا 52

اس شخص کے لیے اللہ کے سوا کوئی جماعت نہ تھی جو اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود بدلہ لینے کے قابل رہا۔ وہاں ساری مدد اور اختیار اللہ ہی کا ہے جو برحق ہے؛ وہی بدلہ دینے میں سب سے بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہے۔ اے نبی! ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کیجیے: یہ اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا، پھر اس سے زمین کی نباتات خوب گھنی ہو گئی، پھر وہ چورا چورا ہو گئی جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں؛ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں، اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی بہتر۔ جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ زمین کو کھلا میدان دیکھیں گے، اور ہم سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔ سب آپ کے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے؛ تم ہمارے پاس اسی طرح آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا؛ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کریں گے۔ نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے مندرجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری بدقسمتی! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے نہ بڑی، مگر سب کو شمار کر رکھا ہے؛ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے موجود پائیں گے؛ اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے؛ وہ جنوں میں سے تھا، پس اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی؛ کیا پھر تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ یہ ظالموں کے لیے کتنا برا بدل ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 53 تا 70

میں نے انہیں نہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا گواہ بنایا تھا اور نہ خود ان کی پیدائش کا، اور میں گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا نہ تھا۔ جس دن اللہ فرمائے گا: میرے ان شریکوں کو پکارو جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؛ وہ انہیں پکاریں گے مگر وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔ مجرم آگ کو دیکھیں

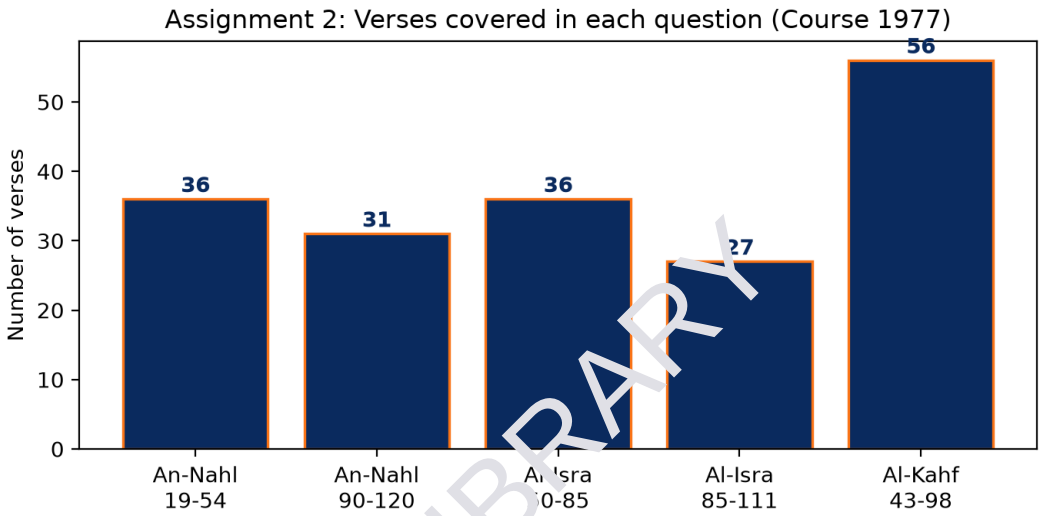
گے تو یقین کر لیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثال پھیر پھیر کر بیان کی ہے، لیکن انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ لوگوں کو، جب ان کے پاس ہدایت آگئی، ایمان لانے اور اپنے رب سے بخشش مانگنے سے صرف اس بات نے روکا کہ ان کے پاس پہلے لوگوں کا انجام آجائے یا عذاب ان کے سامنے آکھڑا ہو۔ ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں؛ اور کافر باطل کے ذریعے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے حق کو پھسلا دیں، اور انہوں نے میری آیات اور جن چیزوں سے ڈرایا گیا تھا ان کا مذاق بنالیا ہے۔ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اسے بھول جائے؟ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اس قرآن کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے؛ اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ کبھی ہدایت نہیں پائیں گے۔ آپ کا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے؛ اگر وہ انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑتا تو ان کے لیے عذاب جلدی بھیج دیتا؛ بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے جس سے بچنے کی وہ کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ یہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے اس وقت ہلاک کیا جب انہوں نے ظلم کیا، اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ جب موسیٰ نے اپنے نوجوان ساتھی سے کہا: میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں یا برسوں چلتا رہوں۔ جب دونوں اس جگہ پہنچے جہاں دو سمندر ملتے ہیں تو دونوں اپنی مچھلی بھول گئے، اور مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا۔ جب وہ آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا کھانا لاؤ، ہمیں اس سفر میں بڑی تھکن پہنچی ہے۔ اس نے کہا: کیا آپ نے دیکھا، جب ہم نے چٹان کے پاس آرام کیا تھا تو میں مچھلی بھول گیا تھا، اور مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر بھلا دیا تھا؛ اور مچھلی نے عجیب طریقے سے سمندر میں اپنا راستہ بنالیا۔ موسیٰ نے کہا: یہی وہ جگہ ہے جسے ہم تلاش کر رہے تھے؛ پس دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹ آئے۔ وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے رحمت عطا کی تھی اور اپنے پاس سے ایک خاص علم سکھایا تھا۔ موسیٰ نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے پیچھے اس شرط پر چلوں کہ آپ مجھے اس بھلائی کے علم میں سے کچھ سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس کے علم کا آپ نے احاطہ نہیں کیا؟ موسیٰ نے کہا: اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ چلتے ہیں تو کسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیجیے یہاں تک کہ میں خود اس کا ذکر آپ سے شروع کروں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 71 تا 82

پھر دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے اسے توڑ دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے اسے اس لیے توڑا ہے کہ کشتی والوں کو غرق کر دیں؟ بے شک آپ نے بڑی بھاری بات کی ہے۔ خضر نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟ موسیٰ نے کہا: بھول کی وجہ سے مجھے نہ پکڑیے اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ کیجیے۔ پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک لڑکے سے ملے تو خضر نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا؟ بے شک آپ نے بڑی ناپسندیدہ بات کی ہے۔ خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟ موسیٰ نے کہا: اس کے بعد اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیے؛ بے شک آپ میری طرف سے عذر کی حد کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا؛ وہاں انہیں ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی تو خضر نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔ خضر نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے؛ اب میں آپ کو ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ کشتی کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو سمندر میں کام کرتے تھے؛ میں نے اسے عیب دار کرنا چاہا، کیونکہ ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ لڑکے کے والدین مومن تھے؛ ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ انہیں سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا؛ پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب انہیں اس کے بدلے اس سے بہتر اولاد دے جو پاکیزگی میں بھی اچھی ہو اور رحم دلی میں بھی زیادہ قریب ہو۔ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کے والد نیک آدمی تھے؛ پس آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں؛ یہ آپ کے رب کی رحمت سے ہوا؛ اور میں نے یہ کچھ اپنے اختیار سے نہیں کیا۔ یہ ہے ان باتوں کی حقیقت جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 83 تا 98، اور اہم نکات

وہ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں؛ کہہ دیجیے: میں تمہیں اس کا کچھ حال سناتا ہوں۔ ہم نے انہیں زمین میں اقتدار عطا کیا اور ہر چیز کا سامان دیا۔ پھر وہ ایک راستے پر چلے، یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچے تو اسے ایک گرلے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے پاس ایک قوم کو پایا؛ ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! چاہے انہیں سزا دو اور چاہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ انہوں نے کہا: جو ظلم کرے گا اسے ہم سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے سخت عذاب دے گا۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اس کے لیے اچھا بدلہ ہے اور ہم اس سے اپنے حکم میں آسان بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک اور راستے پر چلے، یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچے تو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے بچاؤ کا کوئی پردہ نہیں بنایا تھا۔ معاملہ اسی طرح ہے؛ اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا ہم اسے پوری طرح جانتے تھے۔ پھر وہ ایک اور راستے پر چلے، یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے تو ان کے اس طرف ایک ایسی قوم پایا جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔ انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں؛ کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ مقرر کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں؟ ذوالقرنین نے کہا: جو کچھ میرے رب نے مجھے اقتدار دیا ہے وہ بہتر ہے؛ تم بس قوت سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو؛ یہاں تک کہ جب انہوں نے دونوں پہاڑوں کے درمیان خلا برابر کر دیا تو کہا: آگ دھونکو؛ یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو کہا: لاؤ، میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج نہ اس دیوار پر چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے۔ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے؛ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ اہم نکات: موسیٰ و خضر کے واقعے سے یہ عظیم سبق ملتا ہے کہ ہر ظاہری نقصان کے پیچھے اللہ کی پوشیدہ حکمت ہو سکتی ہے، اس لیے قضائے الٰہی پر اعتراض سے پہلے صبر و توکل لازم ہے؛ اور ذوالقرنین کا واقعہ طاقت کے درست استعمال کی مثال ہے کہ اقتدار ملنے پر انہوں نے اجرت سے انکار کیا، مظلوم کی حفاظت کی اور کامیابی کو اللہ کی رحمت قرار دیا۔ ان دونوں قصوں کے شرعی یا تاریخی اطلاقات میں جزئی اختلافات کی تفصیل نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس میں دیکھنے کی ہدایت ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1977)۔

اختتام

مجموعی طور پر سورۃ الکہف کا یہ حصہ تین فتنوں کا علاج دکھاتا ہے: مال کی مثال سے قناعت، موسیٰ و خضر کے قصے سے علم کے سامنے عاجزی اور صبر، اور ذوالقرنین کے قصے سے طاقت کا انصاف و رحمت کے ساتھ استعمال۔ طالب علم کے لیے آیات 45 تا 46، 60 تا 82 اور 83 تا 98 کے تراجم الگ الگ قصوں کے طور پر یاد کرنا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔ اس کے ساتھ مشق نمبر 2 بھی مکمل ہو جاتی ہے، جس میں النحل، الاسراء اور الکہف کے منتخب مقامات کا مکمل ترجمہ پیش کیا گیا۔